سوال

(190) داڑھی رکھنا فرض ہے اور اسکی حد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

داڑھی کا معاف کرنا فرض ہے یا نہیں ؟ اور جو کہتے ہیں کے اسلام میں داڑھی کی کوئی حد نہیں ہے ۔ ٹوڑی پر جو کچھ بھی اُگے داڑھی ہے خواہ پوری ہو یا اسے کوئی کترتا ہو تو کیا اس کا کہنا صحیح ہے ؟ سائل : حافظ سعید محمد ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کا معاف کرنا فرض ہے 'اسکی مخالفت وہی کرے گا جو شرع کے اصول و دلائل سے ناواقف ہو ۔

اس معنی میں نصوص بکثرت موجود ہیں ۔

دارھی کا منڈانا لوط کی قوم میں تھا ۔ اس امت کے فساق نے بھی انہی کی تابعداری کی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے : ''تم اپنے سے پہلے امتوں کے طریقوں کے تابعداری کرو گے'' بعض معاصر ڈاکٹروں نے داڑھیاں برھانے پر دین کے عدم اہتمام موثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مسلمان انکی مزخرف باتوں سں دھوکہ نہیں کھاتا وہ اپنے نبی ﷺ کا ہی تابعدار رہتا ہے ۔

داڑھی معاف کرنے کے دلائل بہت ہیں جن میں بعض یہ ہیں :

1۔ اللہ تعالیٰ ہارون کے بات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ٩٤ ... سورۃ طہ

''اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور میرے سر کے بال نہ کھینچ ۔''

یہ نبی ہیں انبیاء میں سے جو داڑھی کا اطلاق کر رہے جو پکڑی جا سکتی ہے ۔

2۔ قول اللہ تعالیٰ :

وَلَاٰمُرَنَّھُم فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلقَ اللَّهِ ...١١٩... سورة النساء

''اوران سے کہوں گا کے اللہ تعالیٰ کی بناتی ہوئی صورت بگاڑ دیں ۔''

تو یہ صریح نص ہے مے اللہ تعالیٰ کی اجازت مے بغیر اسکی تخلیق کو بدلنا شیطان کی اطاعت اور رحمٰن کی نافرمانی ہے ۔

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں جس مےلئے تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے تو اس میں حسن کےلئے داڑھی منڈانا بھی بلاشک حدیث مذکو رلعنت میں داخل ہے' علت دونوں کی مشترک ہونے کی وجہ سے جیسے کے ظاہر ہے ۔ دیکھیں تمام المنع ص (78۔80)

3۔ ابن عمر سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا : ((اَحفظوا الشوارب واغفوا اللحیٰ)) (مونچھیں پست کرواور داڑھیاں معاف کرو) (بخاری 2 129) نسائی (3 1039)۔

اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے' ابن عمر سے مرفوعاً روایت ہے : ((انھکوا الشوارب واغفوا اللحیٰ)) (مونچھیں ختم کرواور داڑھیاں معاف کرو) ۔

اور صحیح بخاری (2 875) میں ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«خالفوا المشرکین اوفروا اللحیٰ زواحفوا الشوارب»

''مشرکوں کی مخالفت کرو' داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں خوب کترو۔''

اور ابن عمر جب حج و عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی سے مٹھی بھرتے جو زائد ہوتی اسے لے لیتے' جو مونچھیں بڑھاتا ہے اور داڑھی منڈاتا ہے اس نے مشرکوں کی مشابہت کی ۔

4۔ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کے رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے (بخاری ۔ المشکاۃ 2 380)

5۔ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«جزوا الشوارب وارخوا اللحیٰ خالفوا المجوس»

(مونچھیں کترواور داڑھیاں لٹکاؤ' مجوسیوں کی مخالفت کرو) (ابوعوانہ اور مسلم 1 129)

6۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کے وہ کہتی ہیں کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : فطری خصائل دس ہیں : مونچھیں کترنا' داڑھی کا معاف کرنا' مسواک' ناک میں پانی ڈالنا' ناخن کترنا' انگلیوں کے جوڑ دھونا' بغلوں کے بال اکھیڑنا' زیر ناف بال مونڈنا' استنجاء کرنا) الحدیث ۔۔ (مسلم : 1 129) المشکاۃ (1 44)۔

رسول اللہ ﷺ نے داڑھی معاف کرنے کو فطرت قرار دیا ہے ۔

جاننا چاہیے کے اصول میں یہ ثابت ہے کے امر وجوب کےلئے ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے :

فَلۡيَحۡذَرِ ٱلَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنۡ أَمۡرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمۡ فِتۡنَةٌ أَوۡ يُصِيبَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٦٣ ... سورة النور

(سنو!جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے)۔

اسکے اور بھی دلائل ہیں تو جو ان اوامر کو استحباب پر حمل کرتا ہے وہ نصوص اور اصول کی مخالفت کرتا ہے۔

ان دلائل سے داڑھی معاف کرنے کی فرضیت بتاکید ثابت ہوتی ہے اور نبی ﷺ خود بھی اسی صفت سے موصوف تھے۔

بخاری و مسلم اور نسائی (3 1063) میں روایت آئی ہے: ''باب اتخاذ الجمہ'' (جمہ بال رکھنے کا باب)

براء ابن عازب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد شخص تھے 'سینہ چوڑا 'گھنی داڑھی والے 'سرخی مائل 'آپکے بال کانوں کی نرمی تک پہنچے ہوئے تھے میں نے آپ کو سرخ سوٹ میں دیکھا 'آپ ﷺ سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ آداب الزفاف ص (135) میں تفصیل ملاحظہ کریں۔

امام احمد نے (5 264) میں روایت کیا ہے۔ ابوامامہ ﷺ سے روایت ہے وہ کہ رسول اللہ ﷺ انصار مے کچھ لوگوں پر نکلے 'انکی داڑھیاں سفید تھیں تو کہنے لگے: ''اے انصار کی جماعت! سرخ یا زرد کرکے یہودیوں کی مخالفت کرو'' تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ! اہل کتاب تو داڑھیاں کترتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وفرواعثانينكم وقصرواسبالكم وخالفوااهل الكتاب»

''تم اپنی داڑھیاں گھنی کرو اور مونچھیں کترو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو''۔ اسکی سند حسن ہے ہیثمی نے المجمع (5 131) میں روایت کیا ہے۔

العثانین جمع ہے ''عثنون'' داڑھی کو کہتے ہیں۔ اور سبالکم جمع ہے ''سبلۃ'' حرکت کے ساتھ مونچھ کو کہتے ہیں۔ اسی طرح الصحیح (3 149) میں ہے۔

یہاں ایک اور مسئلہ ہے کہ مٹھی سے زائد داڑھی کا کترنا جائز ہے یا نہیں۔

تو ہم کہتے ہیں: اسمیں کچھ آثار آئے ہیں جو ذکر کئے جاتے ہیں:

اول: ابن عمر ﷺ سے روایت ہے وہ جب حج یا عمرہ کرتے تو داڑھی سے مٹھی بھر لیتے جو زائد ہوتی کتر لیتے''۔

(بخاری: 2 875) ابوداؤد (1 328) باب القول عند الافطار 'اور نسائی کتاب الصوم اور حاکم (1 422) اور دار قطنی اور امام زیلعی نے نصب الرایہ (2 457) میں متعدد سندوں سے ذکر کیا ہے۔

دوم: ابن ابی شیبہ کہتے ہیں: حدیث سنائی ہمیں ابواسامہ نے شعبہ سے وہ بن ایوب سے جریر کی اولاد سے وہ ابو زرعہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ داڑھی مٹھی میں پکڑ لیتے جو مٹھی سے زائد ہوتی لے لیتے تھے 'ذکر کیا ہے۔ (ابن ابی شیبہ: 8 373) اسے نصب الرایہ میں ذکر کیا ہے پھر کہا ہے: ان آثار کا اشکال ہے حدیث (اعفوا اللحیٰ) کے ساتھ اور وہ صحیحین میں ہے۔ زیلعی نے اشارہ کیا ہے کہ مرفوع کو لینا بہتر ہے۔

تیسری: جابر کہتے ہیں: ہم مونچھوں کو لمبا کرتے تھے مگر حج اور عمرہ میں۔ (ابوداؤد 2 225) اور سند اسکی ضعیف ہے۔

چوتھی: عمر بن الخطاب نے ایک شخص کے ساتھ اسی طرح کیا تھا جیسے کہ تحفۃ الحوذي (11/4) میں ہے 'پھر علماء کے اقوال ذکر کرتے ہوئے کہا ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ مٹھی

سے زائد لیا جائے اور ابن عمر اور ابو ہریرہ کے آثار سے استدال کرتا ہے تو یہ ضعیف ہے کیونکہ معاف کرنے کی حدیثیں مرفوع اور صحیح ہیں جو ان آثار کی نفی کرتی ہیں پس یہ اثار استدال کے قابل نہیں ہیں 'جب یہ مرفوع صحیح حدیثیں موجود ہیں تو زیادہ سلامتی والا قول ہے وہی ہے جو اعفاء کی حدیث کے ظاہر پر قول کرنا ہے اور داڑھی کے طول و عرض س کترنا مکروہ سمجھتا ہے ۔ واللہ اعلم ۔

صالح بن عثیمن کہتے ہیں : '' اور جو تم نے بعض لوگوں سے سن رکھا ہے کہ داڑھی کترنی جائز ہے خصوصا ً جب مٹھی بھر سے زائد ہو او بعض اہل علم اس طرف گ ئے ہیں مٹھی بھر سے زائد کے بارے میں اور کہتے ہیں : مٹھی سے زائد کا کترنا جائز ہے اور سند پکڑتے ہیں عبداللہ بن عمر کی حدیث سے جو بخاری میں ہے کہ وہ حج یا عمرہ کرتے تو مٹھی سے زائد کا کتر لیتے تھے لیکن بہتر وہی ہے جس پر سابقہ احادیث کا عموم دلا لت کرتا ہے ۔ نبی ﷺ نے کوئی حال مستثنیٰ نہیں کیا ۔

اور صاحب درالمختار کا (5 261) میں یہ کہنا کہ '' داڑھی میں سفید بالوں کا نوچنا اور اطراف سے داڑھی کا کترنا کوئی حرج کی بات نہیں 'سنت اس میں مٹھی بھر ہے اسی لئے داڑھی کا کاٹنا حرام ہے تو یہ خطاء ہے ۔

میں کہتا ہوں : سفید بال نوچنے کے بارے میں نہی گزر چکی کہ '' سفید بال مت اکھاڑو '' تو یہ کا مکروہ ہے جیسے کہ فتاویٰ شیخ السلام ابن تیمہ 31) 120) میں ہے

باقی رہا داڑھی کا کترنا او یہ سنت میں کہیں بھی نہیں ہے ۔ تو اسے سنت نہیں کہنا چاہیے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص415

محدث فتویٰ